

آمد مبارک مہمان  
 نمبر 3461  
 ایک واعظ  
 شائع شدہ: جمعرات، 3 جون 1915  
 مبلغ: سی۔ ایچ۔ اسپرژن  
 مقام: میٹروپولیٹن عبادت گاہ، نیوٹنگٹن

اور جب اُس نے یہ کہا، تو چلی گئی، اور اپنی بہن مریم کو چپکے سے بلا کر کہا، اُستاد آ گئے ہیں اور تجھے بلاتے ہیں۔ جب اُس نے یہ سنا، تو جلدی سے اُٹھی، اور اُس کے پاس گئی۔ اور یسوع بنوز اُس بستی میں نہ آیا تھا، بلکہ اُسی جگہ تھا جہاں مرتھا اُس سے ملی تھی۔ تب وہ یہودی جو اُس کے ساتھ گھر میں تھے اور اُسے تسلی دیتے تھے، جب انہوں نے دیکھا کہ مریم جلدی سے اُٹھی اور باہر گئی، تو اُس کے پیچھے ہو لیے، یہ کہتے ہوئے کہ وہ قبر پر رونے جاتی ہے۔ پس جب مریم اُس جگہ پہنچی، جہاں یسوع تھا، اور اُسے دیکھا، تو اُس کے قدموں پر گر کر کہا، اے خُداوند، اگر تُو یہاں ہوتا، تو میرا بھائی نہ مرتا۔  
 یوحنا 11:32-28

یوں ظاہر ہوتا ہے کہ مرتھا نے مسیح کے آنے کی خبر پائی، لیکن مریم کو وہ خبر نہ ملی۔ پس مرتھا جلدی اُٹھی اور اُستاد کے استقبال کو گئی، جب کہ مریم گھر میں ہی بیٹھی رہی۔ اس سے ہم جان سکتے ہیں کہ سچے ایماندار، کسی غیر معلوم سبب کے باعث، ایک ہی وقت میں مختلف روحانی حالتوں میں ہو سکتے ہیں۔ مرتھا نے خُداوند کو سنا، اُسے دیکھا، اور مریم، جو اُس ہی قدر محبت رکھنے والی دل والی تھی، صرف اِس لیے اُس کے ساتھ رفاقت سے محروم رہی کہ اُسے اُس کی آمد کی خبر نہ ہوئی۔

کون کہے گا کہ مرتھا، مریم سے بہتر تھی؟ کون ایک کو ملامت کرے اور دوسری کی تحسین کرے؟ اے عزیزو! تم میں سے بھی کوئی آج کی رات، باوجود ایک ہی ایمان کے، مختلف روحانی کیفیت میں ہو سکتا ہے۔ شاید یہاں کوئی مرتھا ہو، جو یسوع کے ساتھ مگن رفاقت میں ہے۔ تُو پہلے ہی اُس کے پاس جا چکی ہے، اور اپنی اُداسی اُس سے بیان کر چکی ہے۔ تُو نے اُس کی طرف سے جواب پایا ہے، اور ایمان سے کہہ سکی ہو گی: ”میں یقین رکھتی ہوں کہ تُو ہی مسیح ہے، خُدا کا بیٹا، جو دنیا میں آنے والا تھا۔“ تُو خوشی سے معمور اور اطمینان سے بھری ہو گی۔

اور تیرے برابر بیٹھی کوئی دوسری، جو فضل میں تیرے برابر ہے، بس یہی پکار سکتی ہے: ”آہ! کاش جانتی کہ اُسے کہاں“! پاؤں، تاکہ اُس کی مسند کے قریب جا پہنچوں اے پیاری مرتھا، مریم پر حکم نہ لگا۔ اے پیاری مریم، اپنے آپ کو ملامت نہ کر۔ مرتھا، تسلی کا کلام مریم سے کہنے کو تیار رہ۔ مریم، اُس کلام کو قبول کرنے کو آمادہ رہ، اور اُس پر عمل کرتے ہوئے جلدی سے اُٹھ، اور اپنی بہن کی مانند چل، اور جیسے وہ پہلے کر چکی ہے، ویسے ہی تُو بھی نجات دہندہ کے قدموں پر جا کر۔

اگر مجھے اپنے بھائی جیسی خوشی حاصل نہیں، تو یہ نہ کہوں کہ میں خُدا کا فرزند نہیں۔ تیرے گھر میں سب بچے برابر فرزند ہوتے ہیں، اگرچہ ایک چھوٹا ہو اور دوسرا جوان، اور وہ سب تجھے یکساں پیارے ہیں، چاہے ایک بیمار ہو اور دوسرا تندرست۔ چاہے ایک علم میں تیز ہو اور دوسرا سُست۔

مسیح کی محبت ہمارے حالات یا ہماری روحانی ترقی کے پیمانوں سے ناپی نہیں جاتی۔ وہ ہم سے ایسی ہی محبت رکھتا ہے، جیسی ہم ہیں۔ یسوع مرتھا سے محبت رکھتا تھا، مریم سے محبت رکھتا تھا، لعزر سے محبت رکھتا تھا۔ وہ اپنے سب لوگوں سے محبت رکھتا ہے، اور وہ انہیں اُن کے جذبات یا اپنے دل میں محبت کی کمی کے احساس کے مطابق نہیں جانچتا۔

مجھے اُمید ہے کہ خُداوند یہ کلام اُن سب کے لیے برکت کا سبب بنائے گا جو اُس کے خاص لوگ ہیں۔  
 اب میں دو باتوں پر کلام کروں گا  
 خُداوند کی طرف سے ملاقات  
 اور  
 خُداوند کی طرف ملاقات۔

- یہ بے خُداوند کی طرف سے ملاقات۔  
مرتھا اُئی اور مریم سے کہا، ”اُستاد آ گئے ہیں“—یا یوں بھی پڑھا جا سکتا ہے، جو کہ بعینہ درست ہے—”اُستاد یہاں موجود ہیں  
”اور اُجھے بُلاتے ہیں۔  
”اُستاد آ گئے ہیں۔“ ”اُستاد یہاں ہیں۔“

اے عزیز رفیقو! تم جو اس گھڑی مسیح کی اُس زندہ رفاقت سے محروم ہو، جس کی تمہیں شدید آرزو ہے، مجھے اجازت دو کہ  
—تمہارے کان میں یہ سرگوشی کروں  
”اُستاد یہاں ہیں! اُستاد یہاں ہیں“

ہم مرتھا کی مانند چُپکے سے آ کر تمہارے پاس یہ پیغام نہیں پہنچا سکتے  
—لیکن تم میں سے ہر ایک خود اپنے دل پر یہ پیغام وارد کرے  
”اُستاد یہاں ہیں۔“

وہ یہاں موجود ہے، کیونکہ جہاں اُس کا کلام دل کی راستی سے سنایا جاتا ہے، وہاں اُس کا حاضر ہونا معمول ہے۔  
جہاں اُس کے مُقدس اُس کے نام پر جمع ہوتے ہیں، وہاں وہ خود جلوہ فرما ہوتا ہے۔  
—ہمارے پاس اُس کا اپنا پیارا وعدہ ہے—وہ اٹل اقرار جو کسی بھی ضمانت سے بہتر ہے  
”دیکھو، میں ہر روز تمہارے ساتھ ہوں، دنیا کے آخر تک۔“

—ہم اُس کے نام پر جمع ہوئے ہیں، ہم اُس کی پرستش کے لیے یکجا ہوئے ہیں، ہم اُس کی خوشخبری سنانے کو یہاں آئے ہیں  
اور اُستاد یہاں موجود ہے۔  
ہم یقین سے کہتے ہیں کہ وہ یہاں ہے، کیونکہ وہ اپنے وعدہ کو کبھی توڑتا نہیں، اور اُس کی بات کبھی باطل نہیں ہوتی۔

وہ یہاں ہے، کیونکہ ہم میں بعض اُس کی حضوری کو محسوس کرتے ہیں۔  
”اگر مریم مرتھا سے یہ پوچھتی کہ ”اُجھے کیسے معلوم کہ اُستاد آئے ہیں؟  
”تو وہ جواب دیتی، ”میں نے اُس سے بات کی ہے، اور اُس نے مجھ سے کلام فرمایا ہے۔

”اور بے شک، ہم میں کچھ ایسے بھی ہیں جو کہہ سکتے ہیں، ”اُس نے ہم سے کلام فرمایا۔  
کیا جب ہم یہ حمد سُنا رہے تھے تو ہم نے اُس کی آواز نہ سنی؟

”میرے خُدا، میری سب خوشیوں کا سرچشمہ“  
”میری لذتوں کی جان“  
”میرے روشن دنوں کا جلال“  
”میری راتوں کا سہارا۔“

کیا جب ہم یہ گیت گاتے تھے تو ہم نے اُس کی قربت کو محسوس نہ کیا؟

دیکھو! یسوع کس طرح خود کو“  
”ہماری طفلانہ محبت کے سپرد کرتا ہے  
یوں گویا، اپنے نرم برتاؤ سے  
”ہماری لگن کو آزمانا چاہتا ہو؟

اگر کسی اور نے نہ بھی محسوس کیا ہو، تو میں نے ضرور کیا۔  
—اور میں اُن سب کی خاطر گواہی دیتا ہوں جو اُس کی حضوری کو ترستے ہیں  
”اُستاد یہاں موجود ہے۔“

اور سُنو! وہ اِس لیے کم موجود نہیں کہ تُو نے اُسے ابھی تک پہچانا نہیں  
،کیونکہ کسی امر کی حقیقت ہمارے ادراک پر موقوف نہیں ہوتی  
اگرچہ ہمارے تسلی پر اُس کا اثر ضرور ہوتا ہے۔

جب مریم کو اب تک بشارت نہ پہنچی تھی، تب بھی یسوع بیت عنیاہ میں موجود تھا۔  
—وہ بیٹھتی تھی، آنکھیں اشکیار، اور اُس کا دل گویا اپنے بھائی لعزر کے ساتھ قبر میں دفن تھا  
!پھر بھی یسوع وہاں تھا

—اپنا حال اس واقعہ پر منطبق کرو  
—شاید تم ساری ہفتے کی فکروں سے بوجھل ہو کر یہاں آئے ہو  
—شاید یہاں بیٹھے بیٹھے کل پیش آنے والے کسی امر کا اندیشہ تمہیں گھیرے ہوئے ہے  
—شاید جسمانی کمزوری تمہیں خدا کی طرف دل اٹھانے سے روک رہی ہو  
:پھر بھی یہ سچائی باقی ہے  
اُستاد آگئے ہیں۔“ اُستاد یہاں ہیں۔”

“!اوہ! وہاں مریم آئیں پھر رہی تھی،” کاش مسیح یہاں ہوتا! کاش وہ آ جائے  
!اور وہ وہیں موجود تھا  
“!اور شاید تُو کہہ رہا ہے،” کاش وہ میرے نزدیک ہوتا  
وہ اسی لمحے تیرے پاس موجود ہے۔

،تُو اُس کے لیے ترس رہا ہے جو تیرے پاس ہے  
اور اُسے ڈھونڈ رہا ہے جو تیرا ہم نشین ہے۔  
تُو مریم مجدلیہ کی مانند نہیں سوچتا، کہ وہ باغ میں کھڑا ہے۔  
“تُو پوچھ رہا ہے،” تم نے اُسے کہاں رکھا ہے؟  
جبکہ جس کی غیرحاضری پر تُو ماتم کر رہا ہے، وہی تیرے روبرو ایستادہ ہے۔

—کاش وہ تیری آنکھیں کھول دے—بلکہ تیری رُوح کے دروازے کھول دے  
“!اور تجھ سے پُکار کر کہے: ”مریم  
،بس اگر وہ ایک لفظ تجھ سے مخاطب ہو کر کہہ دے  
“!تُو تُو خوشی سے جواب دے گا: ”ربونی  
“اُستاد آگئے ہیں۔”  
اگرچہ تُو نے اُسے پہچانا نہیں، پھر بھی وہ موجود ہے۔

!وہ لفظ ”اُستاد“ کیسی شیرینی رکھتا ہے  
وہ اُستاد ہے۔ وہ جو آیا ہے، زمین کا مالک و مختار ہے۔

تیری فکریں کیا ہیں؟  
وہ انہیں دور کر سکتا ہے۔

تیرے غم کیا ہیں؟  
وہ اُن پر غالب آ سکتا ہے اور انہیں مٹا سکتا ہے۔

“اُستاد آ گیا ہے۔”

“اپنا بوجھ خداوند پر ڈال دے، وہ تجھے سنبھالے گا۔”

وہ جہنم پر بھی اختیار رکھنے والا اُستاد ہے۔  
کیا تُو شدید آزمائشوں اور ابلیسی وسوسوں میں گھرا ہوا ہے؟

“اُستاد آ گیا ہے۔”

،اُٹھ اپنا سر، اے صیون کی اسیر بیٹی  
کیونکہ تیرے بندھن ٹوٹ چکے ہیں۔  
تُوڑنے والا اُن کے آگے آیا ہے۔

اُن کا بادشاہ اُن کے اُگے چلے گا،  
اور خُداوند اُن کے سروں پر ہو گا۔

وہ جو آیا ہے، کوئی خادم نہیں  
— بلکہ شاہانہ مرتبے والا مالک ہے  
”اُستاد آ گیا ہے۔“

اگرچہ تیرا دل ابھی پتھر کی مانند سرد ہو، اور تیری روح تیرے اندر افسردہ پڑی ہو،  
اگرچہ موت نے تیرے سینہ میں اپنا سخت دل تخت نصب کر لیا ہو  
— تو بھی جان لے کہ اُستاد آ گیا ہے  
اور اُس کی حضوری برف کو پگھلا سکتی ہے، چٹان کو ریزہ ریزہ کر سکتی ہے  
تجھے روح کے سبھی انعامات اور آسمان کی وہ تمام برکتیں دے سکتی ہے  
جن کی تیری جان کو ضرورت ہے۔

”اُستاد آ گیا ہے۔“  
کیا یہ ندا تیرے دل کو چھو نہیں جاتی؟ کیا یہ تیرا شوق بھڑکاتی نہیں؟  
!وہ کس کا اُستاد ہے؟ وہ تیرا ہی تو ہے! اور کیسا اُستاد  
، نہ کوئی ظالم آقا، نہ غلاموں کا مالک  
بلکہ ایسا آقا جس کی کامل بادشاہی، تیرے دل کو مٹھاس سے بھر دیتی ہے۔  
کیونکہ وہ محبت کی زنجیروں سے باندھتا ہے  
اور انسانیت کی رسیوں سے کھینچتا ہے۔  
!ہاں، وہ درحقیقت اُستاد ہے

وہی خُداوند، تیرے دل کی گہرائیوں کا واحد مختار  
اگر تو سچا ہے اپنے اقرار میں۔  
وہی اُستاد جس کا عصا وہ سرکنڈے کی چھڑی تھی  
، جو اُس نے تیرے طعنوں کے وقت ہاتھ میں لی  
وہی جس کا تاج وہ کانٹوں کا تاج تھا  
— جو اُس نے تیرے گناہوں کی قیمت چکانے کو پہنا  
!وہی ہے تیرا اُستاد

، تو اُسے اُنندہ ”بعلی“ نہ کہے گا  
بلکہ ”اشی“ — یعنی ”میرے شوہر“ — اُس کا نام ہو گا۔  
وہ اُستاد محض اسی مفہوم میں ہے  
جس مفہوم میں ایک محبت کرنے والا شوہر گھر کا سربراہ ہوتا ہے۔  
، محبت اُسے حاکم بناتی ہے  
، کیونکہ وہ محبت کی فنکاری میں اُستاد ہے  
اور اسی سبب سے وہ ہمارے عاشق دلوں کا اُستاد ہے۔

”کیسا دلربا ہے یہ کہنا: ”میرا اُستاد۔“  
— ”میرا اُستاد“

، اگر کچھ اور نہ بھی جگائے ہمیں اُس کی طرف دوڑنے کو  
: تو بس اسی بابرکت صدا کی گونج کافی ہے  
”اُستاد یہاں ہے؛ اُستاد آ گیا ہے۔“

— پر مرتھا نے ایک بات اور بھی کہی — اور وہ بہت وزنی ہے  
(خُدا کا رُوح تیرے دل پر اس کا اطلاق کرے)  
”اور وہ تجھے بلاتا ہے۔“

”کیا واقعی؟“ کوئی کہتا ہے، ”کیا وہ مجھے بلاتا ہے؟“  
، اے عزیز بھائی، اے عزیز بہن

میں اگر کہوں کہ وہ تجھے بلاتا ہے تو یہ بے بنیاد نہ ہو گا  
کیونکہ جب وہ کسی جماعت میں آتا ہے تو اپنے سب اپنے پیاروں کو پکارتا ہے۔

وہ بولتا ہے، اور اُن سب سے جو اُس سے محبت رکھتے ہیں، کہتا ہے  
”اُٹھ، اے میری محبوبہ، اے میری حسین، آ چل میرے ساتھ“  
میں جانتا ہوں کہ وہ ایسا کرتا ہے  
کیونکہ محبت ہمیشہ محبوب کے ساتھ رفاقت کی طالب رہتی ہے۔  
یسوع نے تجھ سے اُس وقت محبت رکھی  
جب زمین ابھی بنی بھی نہ تھی۔  
ازل سے اُس کی مسرت بنی آدم کے ساتھ تھی۔  
—اُس نے تجھ سے ایسا پیار کیا کہ وہ تیرے بغیر آسمان میں نہ رہ سکا  
وہ آیا، تاکہ تجھے ڈھونڈے اور بچائے۔  
اور اب اُس کے دل کو خوشی تب ملتی ہے جب وہ تیرے قریب ہوتا ہے۔  
وہ کہتا ہے: ”مجھے تیری آواز سنائی دے، مجھے تیرا چہرہ دکھائی دے؛  
“کیونکہ تیری آواز شیریں ہے اور تیرا چہرہ دل فریب۔

سن لے! یہ مسیح کا آسمان ہے  
کہ وہ اپنے لوگوں کی آواز سنے۔  
—اسی مقصد کے لیے اُس نے آسمان چھوڑا  
کہ وہ انہیں وہ آواز بخشے  
جس سے وہ اُس کی ستائش کریں۔

تو کیا تُو سمجھتا ہے کہ وہ تجھ سے ایسی محبت رکھ کر  
اب تجھے چھوڑ دے گا؟  
نہیں! وہ تجھے بلا رہا ہے۔

کیا اُس کا سارا کلام دراصل یہی پکار نہیں  
”میرے محبوب، میرے پاس آ“

کیا سبت کے دن اُس کی پکار نہیں ہوتے  
جس میں وہ فرماتا ہے  
”آ جا، میرے محبوب، شہر کے شور و غل سے نکل کر“  
میرے اُن چراگاہوں میں آ  
”جہاں میری بھیڑیں آرام سے لیٹتی اور چرا کرتی ہیں؟

کیا تیری مصیبتیں بھی اُس کی پکار نہیں ہیں؟  
جن میں وہ بظاہر سختی سے، لیکن دراصل گہری محبت سے، فرماتا ہے  
”اے میرے محبوب، دنیوی لذتوں سے دُور ہو جا“  
”کہ تُو اپنی سب کچھیت مجھ میں پائے۔

خداوند کی عشائے ربانی بھی تیری طرف ایک اور پکار ہے  
”میرے پاس آ۔“  
روٹی جو تُو کھائے گا  
—مے جو تُو پیئے گا  
—یہ تیرے لیے ہیں  
اور جو پکار اُن میں مجسم ہے  
وہ ہر ایک کے لیے ہے۔  
اُستاد یہاں ہے، اور وہ تجھے بلا رہا ہے۔

”پر“ مریم کہتی ہے، ”میری آنکھیں آنسو سے دھندلا گئی ہیں۔“  
 !وہ تجھے بلاتا ہے، اے اشکبار ماتم کرنے والے  
 ”ہاں، پر میرا دل غم سے بوجھل ہے۔“  
 !وہ تجھے بلاتا ہے، اے ڈکھی مصیبت زدہ  
 ”ہاں، پر میں سارا ہفتہ ہنسی خوشی میں اُس کو بھول گیا۔“  
 وہ تجھے بلاتا ہے، تاکہ تجھے پھر سے پاک کرے۔  
 ”اے! پر میں نے تو اُس کا انکار کیا۔“  
 تو وہ کیا کہتا ہے؟  
 ”جا، میرے شاگردوں سے، اور پطرس سے کہہ۔“  
 وہ تجھے پھر سے بلاتا ہے  
 تاکہ تجھے معاف کرے  
 :اور تجھ سے فرمائے  
 ”شمعون، یوحنا کے بیٹے، کیا تُو مجھ سے محبت رکھتا ہے؟“  
 ”مجھے پرواہ نہیں تُو کون ہے  
 اگر تُو اُس کا ہے  
 “تو سن لے: ”اُستاد آ گیا ہے، اور تجھے بلا رہا ہے۔“

”پر“ کوئی کہتا ہے  
 ”مجھے تو عرصے سے کسی مسیحی نے بھی کچھ نہ کہا۔“  
 تو بھی اُستاد تجھے بلا رہا ہے۔  
 ”پر میں اس بڑے شہر میں اکیلا محسوس کرتا ہوں“  
 اور اگرچہ میں اُستاد کو جانتا ہوں  
 ”پر اُس کے لوگوں میں سے کسی کو نہیں جانتا۔  
 اُس کے لوگوں کی فکر نہ کر  
 اُستاد آ گیا ہے، اور وہ تجھے بلا رہا ہے۔  
 ”ہاں، پر اگر میں اُس کا ہوں“  
 ”تو شاید میں اُس کی فہرست کے سب سے آخری ناموں میں ہوں۔  
 تو بھی وہ تجھے —تجھے بلاتا ہے۔“

”آہ، کاش یہ ندا تیرے دل میں اُترے  
 :اور ہر کوئی کہہ اُٹھے  
 ”اگر وہ مجھے بلاتا ہے“  
 تو اس بلاوے میں کیسی شفقت ہے  
 کیسی میری کمزوریوں کی یاد  
 !کیسا میری دوری اور فراموشی کا لحاظ  
 اب میں دیر نہ لگاؤں گا۔  
 کیا اُستاد آ گیا ہے؟  
 دیکھ، میں تیار ہوں۔  
 کیا اُستاد بلا رہا ہے؟  
 :دیکھ، میری روح کہتی ہے  
 آ، آے خُداوند! میرے دل کے دروازے تیرے لیے کھلے ہیں۔  
 آ، اور میرے دل کے تخت پر بیٹھ  
 میرے ساتھ کھا، اور میں تیرے ساتھ  
 اور کر دے اس وقت کو میری جان اور میرے خُداوند کے درمیان  
 ”رفاقت کی خوشگوار گھڑی۔“

:اب ہم اپنے دوسرے حصے کی طرف بڑھتے ہیں

||

:اُستاد سے ملاقات۔

یہ پہلی بات کے بعد موزوں طور پر آتی ہے، کیونکہ ہم مسیح کے پاس نہیں آتے جب تک وہ آپ ہمارے پاس نہ آئے۔ ”مجھے کھینچ لے، تو میں تیرے پیچھے دوڑوں گا۔“ یہی ترتیب ہے۔ یہ یوں نہیں ہے کہ ”ہم تیرے پیچھے دوڑیں گے، اے خُداوند — ہمیں کھینچ لے۔“ بلکہ جب کوئی جان، جیسے ہم نے ابھی ابھی ترنیم میں گایا

،اگر تُو نے ہزار بار کھینچا ہے  
 “اے رب، ایک بار اور کھینچ لے

تو اے عزیزو، وہ کھینچ رہا ہے۔ جب ہم دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں کھینچے، تو وہ درحقیقت ہمیں اسی وقت کھینچ رہا ہوتا ہے۔ —

جب خُداوند کا دیدار ہوتا ہے، تو دیکھو مریم کا طرز عمل کیسا تھا۔ وہ فوراً اُٹھی۔ اُس نے اپنے آپ کو چست کیا۔ اے میری جان! تُو بھی یہی کہے، ”کیا خُداوند نے مجھے پکارا ہے؟ پھر میں کیوں ایک لمحہ بھی تردد میں گزاروں؟ میں اسی گھڑی اُٹھوں گا۔“ میں کہوں گا، ”اے میرے خُداوند، میں حاضر ہوں۔ تُو نے مجھے بلایا، اور دیکھ، میں آ گیا ہوں۔“

اے کاش ہمیں وہ فضل ملے کہ ہم اُس غم کو جھاڑ سکیں جو ہمارے دلوں کو مفلوج کیے ہوئے ہے! مریم کا عزیز بھائی تازہ تازہ قبر میں رکھا گیا تھا، لیکن وہ جلدی اُٹھی تاکہ اپنے آقا سے ملاقات کرے۔ اے پیاری ماں، کچھ لمحوں کے لیے اُس پیارے دفن نہ کیے گئے بچے کو بھول جا جو ابھی گھر میں ہے۔ اے پیارے شوہر، تھوڑی دیر کے لیے اُس بیمار بیوی کو بھول جا جس کی طرف تیرا دل فطری طور پر مائل ہے۔ اے عزیزو، ابھی کے لیے وہ سب دکھ بھول جاؤ جو تمہیں ستا رہے ہیں، یا جن کی تمہیں اُمید ہے۔ خُداوند آ چکا ہے، اور تمہیں بلا رہا ہے۔

فوراً اُٹھو۔ یہ چیزیں تمہیں سستی اور رُوحانی بے حسی میں نہ رکھیں، بلکہ اُس کے فضل سے ان سب سے باہر آؤ۔ اُس نے اپنے سارے زور سے خود کو حرکت دی، تاکہ جب آقا نے بلایا، تو وہ تاخیر نہ کرے۔ اور پھر ہم دیکھتے ہیں کہ وہ جوں کی توں آ گئی۔ لکھا ہے، ”وہ جلدی اُٹھی، اور گئی۔“ وہ اُس کے پاس آئی۔ جو کہا گیا، وہی کیا گیا۔ وہ اُٹھی، اور آ گئی۔

اچھا، لیکن کیا اُسے اپنا چہرہ نہیں دھونا چاہیے تھا؟ اُنسو تو لڑکی کے چہرے کی رونق میں اضافہ نہیں کرتے۔ اور اُس کے بال، جو یقیناً بکھرے ہوئے تھے — کیا اُسے کچھ سنوارنے کی فرصت نہ تھی؟ اپنا لباس درست کرنا، اور اپنے آپ کو خُداوند کے لیے آراستہ کرنا؟ آہ! یہ تو ہم میں سے اکثر کے لیے ایک آزمائش ہے — ”میں خُداوند کے ساتھ شراکت کی اُمید نہیں رکھ سکتا، کیونکہ“ میں تیار ہو کر نہیں آیا۔

بھائی، تجھے تیاری کے ساتھ آنا چاہیے تھا، لیکن اگر تُو نہیں آیا، تو فوراً اُٹھ اور جوں کا توں آ جا۔ آقا نے پہلے بھی مریم کو آنسوؤں کے ساتھ دیکھا تھا، کیونکہ اُس نے اُس کے قدموں پر رو کر آنسو بہائے تھے۔ اُس نے اُسے بکھرے بالوں کے ساتھ بھی دیکھا تھا، کیونکہ اُس نے اُس کے قدموں کو اپنے بالوں سے پونچھا تھا۔ اگر تُو بے ترتیب ہے، تو یہ پہلا موقع نہیں کہ مسیح نے تجھے یوں دیکھا ہو۔ مجھے نہیں لگتا کہ ماں کی محبت اپنے بچے کو صرف اتوار کے لباس میں دیکھنے پر منحصر ہوتی ہے۔ اُس نے اُسے بہت سے ایسے حال میں دیکھا ہو گا جسے وہ کسی اور کو نہ دکھانا چاہے، لیکن اُس نے اُسے کبھی کم محبت نہ کی۔

آ جا، اے بے تیار، آ جا اُس کے پاس جو تجھے خوب جانتا ہے کہ تُو کیا ہے اور کس حال میں ہے — وہ تجھے خارج نہ کرے گا — بس ایمان کی جرأت پیدا کر کہ جب مسیح بلاتا ہے، تو اُس کی پکار بذاتِ خود آنے کا پروانہ ہے، خواہ ہم کتنے ہی نااہل کیوں نہ ہوں۔

اور دیکھ، اُس نے کس طرح باقی سب تسلی دینے والوں کو چھوڑ کر سیدھا خُداوند کے پاس چلی گئی۔ وہاں یہودی موجود تھے جو اُسے تسلی دینے آئے تھے۔ مجھے یقین ہے کہ انہوں نے پوری کوشش کی ہو گی، لیکن وہ نہ تو ربی کی عمدہ تقریر سننے کو رُکی، نہ ہی سنہدین کے عالم کی حسین تمثیل کے مکمل ہونے کا انتظار کیا، جو اُس کے دُکھ کو کم کرنے کے لیے بنائی گئی تھی۔ وہ اُسی لمحہ خُداوند کے پاس چلی گئی۔

پس میں چاہتا ہوں کہ تُو بھی باقی تمام تسلی دینے والوں کو بھول جائے — اپنی خوشیوں کو بھی، اپنے غموں کو بھی — سب کچھ اُس کے لیے چھوڑ دے، اور تیری جان صرف اُس عظیم آقا میں محو ہو جائے جو تجھے بلا رہا ہے، تیری تمام قابلیتوں کے لیے، تیرے تمام جذبات اور ارادوں کے لیے، تیرے پورے وجود کے لیے۔ اُس کے فضل سے ہر اُس چیز سے باہر آ جا جو تیرے وجود کا کوئی بھی حصہ جذب کر رہی ہو۔ اُٹھ اور اُس کے قریب آ جا۔

لیکن اے عزیزو، یوں معلوم ہوتا ہے کہ جب مریم اپنے آقا کے قدموں تک پہنچی، تو اُس نے وہ سب کچھ کر لیا جو وہ کر سکتی تھی، کیونکہ لکھا ہے کہ وہ اُس کے قدموں پر گر پڑی۔ آہ! تمہیں یاد ہو گا کہ وہ پہلے اُس کے قدموں پر جھک کر اُنہیں دھو

چکی تھی۔ وہ ایک بار اُس کے قدموں میں بیٹھ چکی تھی جب وہ اُس کا کلام سن رہی تھی۔ مگر اس بار وہ گر پڑی۔ نہ تو وہ خادم کی مانند جھک سکی، نہ ہی شاگرد کی مانند بیٹھ سکی۔ وہ گویا بے جان ہو گئی، جان اُس میں نہ رہی۔ بس اُس کے قدموں پر گر گئی۔

پرواہ نہ کر، اگر تُو بس اُس کے قدموں تک پہنچ جائے، اگرچہ صرف گرے ہی کیوں نہ۔ آہ! اگر وہیں جان بھی نکل جائے۔ تو بھی وہی زندگی ہو گی! اگر ایک بار یسوع تک پہنچ گئے، تو تُو یوآب کی مانند کہہ سکے گا جو مذبح کے سینگوں سے لپٹا ہوا تھا، جب بنایا نہ کہا، ”اُٹھ آ، کیونکہ سلیمان نے مجھے بھیجا ہے کہ تجھے قتل کروں۔“ تو یوآب بولا، ”نہیں، میں یہیں مروں گا۔“ اور وہیں مذبح کے سینگوں پر اُس کا خاتمہ ہوا۔ اگر مرنا ہی ہے، تو ہم اُس کے قدموں پر مریں گے۔

اُس کے قدموں پر گر پڑو۔ اے پیارو، اگر آج رات تجھ میں شراکت کے لیے طاقت نہیں، تو پرواہ نہ کر۔ اس کے لیے کوئی زور درکار نہیں۔

اے خُداوند! یہ طاقت مجھ میں نہیں؛“  
”میری طاقت تیرے قدموں پر پڑی ہے۔“

ہم میں سے بعض جانتے ہیں کہ کبھی کبھی دو مسلسل خیالات کو بھی جوڑنا محال ہوتا ہے۔ نہ کوئی آیت سمجھ میں آتی ہے، نہ وعدہ تھاما جاتا ہے۔ پھر بھی ہم کہہ سکتے ہیں، ”اگرچہ وہ مجھے مارے، تو بھی میں اُس پر توکل رکھوں گا۔“ ہم اُن زخمی قدموں کے قریب گر سکتے ہیں، اور محسوس کر سکتے ہیں کہ یسوع کے قدموں پر بے خودی کی حالت کتنی شیریں ہے۔ بس وہاں پہنچو۔ تیرا دل اور ارادہ یہ ہو کہ تُو اُس تک پہنچے، کیونکہ خُداوند یہاں ہے اور تجھے پکار رہا ہے۔ آ جا، خواہ تُو اُس میں کوئی لذت نہ پائے، آ جا اور اُس کے قدموں پر گر۔

کیا میں کسی کی یہ آواز سن رہا ہوں، ”آہ! میرے دل میں ایک بوجھل خیال ہے، اور اگر میں اُس کے پاس آ بھی جاؤں، تو بھی اُس کی تمجید کے لیے میرے پاس کچھ زیادہ کہنے کو نہیں۔ محبت کم ہے، شکرگزاری مدہم ہے، خوشی ماند ہے۔ میں اپنے دل کے ٹوٹے ہوئے عطر دان سے خالص ناردین کی خوشبو نہیں بہا سکتا۔“

چنانچہ ایسا ہی ہو، بس جو کچھ تیرے پاس ہے، وہ بہا دے۔ کیونکہ مریم نے کیا کیا؟ اُس نے کہا۔ اور خُداوند نے اُسے ملامت نہ کی، اگرچہ کر سکتا تھا۔ ”اے خُداوند، اگر تُو یہاں ہوتا تو میرا بھائی نہ مرتا۔“ آہ! یہ بات کچھ حد تک تلخ سی تھی، گویا اُس نے کہا، ”تُو یہاں کیوں نہ تھا؟“ یہ جزوی طور پر بے ایمانی تھی، اور پھر بھی اُس میں ایک گہری محبت کی جھلک تھی۔ خُداوند سے چمٹے رہنے والی ایک شیریں وابستگی۔

مارتھا نے بھی یہی کہا تھا، جو ظاہر کرتا ہے کہ وہ دونوں بہنیں اکثر آپس میں یہ کہتی ہوں گی، ”کاش آقا یہاں ہوتا!“ جب بھائی سخت بیمار تھا اور مرنے کے قریب، تو وہ کہہ رہی تھیں، ”کاش ہم خُداوند کو یہاں لا سکتے!“ یہی اُن کے دل کا بڑا خیال تھا، پس انہوں نے اُسے بہا دیا۔

اے عزیزو، جب تم یسوع کے قدموں پر ہو، اگر کوئی بے ایمان خیال دل میں ہے، اگر کچھ شکوہ سا ہے، تو اُسے پانی کی مانند خُداوند کے حضور بہا دو۔

—اؤ، اُس کے حضور سادہ دل ہو جائیں“  
نہ پیچھے ہٹنے والے، نہ سخت دل، نہ سرد؛  
گویا ہمارا بیت لحم  
”قدیم کوہ سینا کی مانند ہو۔“

اُسے اپنی کمزوری سنا دے۔ اُسے اپنا شک بیان کر دے۔ اُسے بتا دے وہ سارا گناہ جو ہو چکا ہے، اور وہ بھی جو اب تجھے گھیر رہا ہے۔ سب کچھ اُسی سے کہہ دے۔ اور اُس کے قدموں پر کہنا ہی بہتر مقام ہے۔ تب تیرا بوجھ ہلکا ہو گا۔ اے عزیزو، تم جانتے ہو کہ مریم کو تسلی کیسے ملی۔ یہ اُس کے لیے عظیم دن تھا جب وہ مسیح کے قدموں تک پہنچی، اور پھر آقا نے عجیب کام شروع کر دیے، اور جلد ہی لعزر زندہ کیا گیا۔

پس اب، اے میرے عزیز بھائیو اور بہنو جو مسیح میں ہو، تمہارا پہلا فرض یہی ہے کہ یسوع تک پہنچو۔ ”آہ! لیکن لعزر مر چکا ہے۔“ لعزر کی پرواہ نہ کر، تُو یسوع تک پہنچ، وہ لعزر کا بندوبست کرے گا۔ ”آہ! لیکن میرا کاروبار تباہ ہو رہا ہے۔“ ابھی کاروبار کی فکر نہ کر، یسوع تک پہنچ۔ ”آہ! لیکن میرے گھر میں بیماری ہے۔“ ابھی کے لیے بیماری کو بھول جا۔ اصل بات یہ ہے کہ یسوع تک پہنچا جائے، اور اُس کے قدموں پر۔



آہ! لیکن میرا اپنا دل ویسا نہیں جیسا ہونا چاہیے۔“ اپنے دل کو بھی بھول جا، اور صرف یسوع کو یاد رکھ۔ وہی تیرے لیے سب کچھ ہے جو تُو چاہتا ہے۔ وہی خُدا کی طرف سے تیرے لیے ”حکمت، راستبازی، تقدیس اور فدیہ“ ٹھہرایا گیا ہے۔ بس اُس کے پاس جلدی آ جا، اور تجھے سب کچھ مل جائے گا۔

آہ!“ کوئی کہتا ہے، ”میں خُدا کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا، کیونکہ میں اُسے محبت نہیں کرتا۔“ ”آہ!“ دوسرا کہتا ہے، ”لیکن میں اُس کے بارے میں سوچ سکتا ہوں، کیونکہ اگرچہ میں نے اُسے محبت نہ کی، اُس نے مجھ سے محبت رکھی۔“ اور اب تُو بھی کہہ سکتا ہے، ”میں یسوع کے پاس آنے کا تصور بھی نہیں کر سکتا، کیونکہ میں اُسے ویسا پیار نہیں کرتا جیسا کرنا چاہیے۔“ آہ! لیکن اُسی کے بارے میں سوچ، کیونکہ وہ تجھ سے محبت کرتا ہے۔ اُس کا فضل تیرے لیے لامحدود ہے۔ اب اپنے آپ کو ایک طرف رکھ دے اور اس ”سچے کلام پر غور کر، جو قبول کرنے کے لائق ہے، کہ مسیح یسوع گنہگاروں کو نجات دینے کے لیے دنیا میں آیا۔“ پس اسی کلام کی قوت میں آ جا

اب میں اُن سے بھی چند باتیں کہنا چاہتا ہوں جن سے ابھی تک خطاب نہ کیا۔ شاید یہاں کچھ ایسے ہیں جن تک کبھی یہ پیغام نہ پہنچا ہو۔ ”آقا آ چکا ہے اور تجھے بلاتا ہے۔“ اگر آج رات یہ آواز اُن تک پہنچے، تو یہ پہلی بار ہو گا کہ اُنہوں نے یہ سنا ہو۔ اے عزیز دل، میں دُعا کرتا ہوں کہ یہ کلام تجھے آ پہنچے، تاکہ تیرے لیے یہ ایام کا آغاز ہو۔ آقا آ چکا ہے۔

یہ یقینی بات ہے۔ جلال کے اعلیٰ تخت سے لے کر چرنی تک، صلیب تک، اور قبر تک، آقا آ چکا ہے۔ اور یہ بھی یقینی ہے کہ وہ تجھے بلاتا ہے۔ میں تجھے ایک آیت سناتا ہوں جس میں، میرا یقین ہے، وہ تجھے بلا رہا ہے: ”جو کوئی پیاسا ہو، وہ آئے اور“ اب حیات مفت ہے۔

”جو کوئی خُداوند یسوع مسیح پر ایمان لائے گا وہ نجات پائے گا۔“

کیا وہ تجھے اس آیت میں نہیں بلاتا؟ ”شریر اپنی راہ کو ترک کرے اور بدکار اپنے خیالوں کو؛ اور وہ خُداوند کی طرف رجوع کرے، اور وہ اُس پر رحم کرے گا؛ اور ہمارے خُدا کی طرف، کیونکہ وہ فراوانی سے معاف کرے گا۔“ کیا وہ تجھے اُس آیت میں نہیں بلاتا، جہاں وہ سب محنت اٹھانے والوں اور بوجھ سے دبے ہوؤں کو اپنے پاس بلاتا ہے کہ وہ اُنہیں آرام دے؟ یا اُس میں، ”اُو، ہم باہم بحث کریں، خُداوند فرماتا ہے۔ اگرچہ تمہارے گناہ قمری ہوں، تو بھی برف کی مانند سفید ہوں گے؛ اگرچہ وہ سُرخ ہوں مثلاً ارغوان، تو بھی اون کی مانند ہو جائیں گے۔“

وہ تجھے بلا رہا ہے۔ اُس کی دعوت کو رد نہ کر۔ بے شک یہ بے مثال فضل ہے، لیکن وہ خُدا ہے اور اُس کی مانند کوئی نہیں۔ ”جیسے آسمان زمین سے بلند ہیں، ویسے ہی اُس کے خیالات تیرے خیالات سے بلند ہیں۔“ لیکن کیا تیرا دل کہتا ہے، ”اگر مجھے یقین ہوتا کہ یسوع مجھے بلاتا ہے، تو میں فوراً آ جاتا؟“ تو سن، وہ تجھے ہی بلاتا ہے۔ تیرا یہ کہنا، ”میں آ جاتا،“ اسی بات کا ثبوت ہے۔ یہ اُسی کا اثر ہے جو تجھے آمادہ کر رہا ہے۔

کیا تُو اُس کے لیے ترستا ہے؟ آہ! وہ تیرے دل کے دروازے پر اپنا ہاتھ رکھ رہا ہے اور تیرا دل اُس کے لیے تڑپنے لگا ہے۔ کیا آنکھوں سے آنسو ٹپک رہا ہے، اور تُو کہتا ہے، ”یہ ممکن نہیں کہ مجھ جیسا شخص کبھی زندہ رہے، نجات پائے، اور مسیح کا ہو جائے؟“ تو تیرا یہ حیران ہونا ہی اُس کے فضل کی کارفرمائی کا نشان ہے۔

اُس پر ایمان لا! یسوع پر ایمان رکھ، خواہ ڈوبے یا تیرے۔ ایمان رکھ کہ وہ بازو تجھے بچا سکتا ہے۔ ایمان رکھ کہ وہ چھیدے ہوئے ہاتھ تجھے تھام سکتے ہیں۔ ایمان رکھ کہ وہ دل جو نیزے سے چھیدا گیا، اب بھی تیرے لیے تڑپتا ہے۔ اپنا آپ پورا اُس کے سپرد کر دے۔ ”جا، تیرے بہت سے گناہ معاف ہو گئے ہیں۔“ اگر تُو نے اُس پر ایمان لایا ہے، تُو نجات پا چکا ہے۔

آج رات یسوع کے قدموں پر آ کر خود کو ڈال دے۔ کیا یہاں کوئی جوان ہے جس کے لیے یہ آواز مسیح کی ہو؟ تُو کہتا ہے تُو ایمان نہیں لا سکتا، توبہ نہیں کر سکتا۔ کچھ بھی نہیں کر سکتا؟ تو مرے ہوئے کی مانند اُس کے قدموں پر گر، اور اوپر اُس کی طرف دیکھ۔ صرف اُسی کی طرف، اور تُو زندگی پائے گا۔ کیا یہاں کوئی جوان لڑکی ہے جو دل کی فریاد سے دب گئی ہو، جس کے لیے نجات دہندہ کے قدم اُس کے سارے خوف کے لیے جائے پناہ بن جائیں؟ میں یقین کرتا ہوں کہ ہے۔

اور اگر میں کسی ایسے شخص سے مخاطب ہوں جو عمر رسیدہ ہے، جو یہ گمان کرتا ہے کہ اب اُس پر رحم نہیں کیا جا سکتا، تو یوں نہیں ہے۔ شاید تجھے فقط چند دن باقی ہوں، لیکن آقا تجھے بلا رہا ہے۔ فوراً اُٹھ! کاش آج کی رات تیرے گناہوں کو چھوڑنے اور اُس کے صلیب سے لپٹنے کی گواہ ٹھہرے۔ اور ایک دن تُو آسمان میں اُس کا چہرہ دیکھے گا، بغیر کسی پردہ کے۔

خُداوند تجھے برکت دے، اے عزیزو، مسیح یسوع کے سبب سے۔ آمین۔

تفسیر از سی۔ ایچ۔ سپرجن

یوحنا 16 باب

”آیت 1: ”میں نے یہ باتیں تم سے کہیں تاکہ تم ٹھوکر نہ کھاؤ۔

تاکہ تم میرے سبب سے دُکھ اُٹھانے پر ٹھوکر نہ کھاؤ۔ تاکہ صلیب کی رسوائی سے خائف نہ ہو جاؤ اور اُس کے باعث راہ سے نہ پھر جاؤ۔ ہمارا اقا کس قدر خیال رکھنے والا ہے! گویا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اگر وہ ہمیں اُس کے کسی فعل یا دُکھ کے باعث ٹھوکر کھاتا ہوا پاتا، تو خفا ہوتا۔ کیا اگر وہ جانتا کہ ہمیں اُس کے لیے دُکھ سہنے میں لغزش ہو سکتی ہے۔ مگر وہ ہمارے جسم کی کمزوری کو جانتا ہے، اسی لیے وہ تسلی کے ساتھ اتنی تفصیل سے کلام کرتا ہے۔

## 4-2

۔ ”وہ تمہیں عبادتخانوں سے خارج کریں گے، بلکہ وہ وقت آتا ہے کہ جو کوئی تمہیں قتل کرے گا وہ سمجھے گا کہ خدا کی خدمت کر رہا ہے۔ اور وہ یہ سب کچھ تمہارے ساتھ کریں گے کیونکہ نہ انہوں نے باپ کو پہچانا ہے نہ مجھے۔ لیکن میں نے تم سے یہ باتیں اس لیے کہیں تاکہ جب وہ وقت آئے تو تمہیں یاد آ جائے کہ میں نے تم سے کہا تھا۔

—جب تم مسیح کی خاطر ملامت، بہتان، ٹھٹھا اور تمسخر کا سامنا کرو گے، تو یاد رکھو، اُس نے پہلے سے تمہیں بتایا تھا

آزمائش یا دُکھ اُس نے تم سے چھپایا نہیں؛“  
نجات کے وارث، جیسا کہ اُس کے کلام میں ہے  
”بہت سی مصیبتوں سے گزر کر اپنے خُداوند کے پیچھے چلتے ہیں۔

## 4

۔ ”اور میں نے تم سے شروع میں یہ باتیں اس لیے نہ کہیں کیونکہ میں تمہارے ساتھ تھا۔ جب وہ اُن کے ساتھ تھا، وہ اُن کے گرد آگ کی دیوار کی مانند تھا۔ انہیں اُس وقت اُن خطروں سے بچاؤ کی ضرورت نہ تھی جو ابھی واقع نہ ہوئے تھے۔ اور خُداوند نے ابھی ہمیں بعض وہ باتیں نہیں بتائیں جو وہ آگے چل کر ظاہر کرے گا، کیونکہ وہ آزمائشیں ابھی پیش نہ آئی ہیں۔ تُو محسوس کرتا ہے کہ جیسے تُو ابھی پُر امن موت نہیں مر سکتا۔ تُو موت سے ڈرتا ہے۔ تجھے مرنے کے وقت مرنے کا فضل دیا جائے گا۔ اپنے آپ سے یہ نہ پوچھتا رہ کہ کیا تُو ابھی مرنے کا فضل رکھتا ہے۔ تُو ابھی اُسے نہیں چاہتا۔ جب وقت آئے گا، تُو اُسے پا لے گا۔

## 6-5

۔ ”لیکن اب میں اپنے بھیجنے والے کے پاس جاتا ہوں، اور تم میں سے کوئی مجھ سے نہیں پوچھتا کہ تُو کہاں جاتا ہے؟ لیکن چونکہ میں نے تم سے یہ باتیں کہیں، تمہارا دل غم سے بھر گیا ہے۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اگر ہم غم کی گہرائی کو تھوڑا اور جاننے کی کوشش کریں، تو وہ غم مٹ جائے۔ انہوں نے اُس سے یہ نہ پوچھا کہ وہ کیوں جا رہا ہے۔ وہ بس اُس کے جانے پر پریشان تھے۔ اب وہ انہیں بتاتا ہے کہ وہ کیوں جا رہا ہے۔

## 7

۔ ”تو بھی میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لیے فائدہ مند ہے، کیونکہ اگر میں نہ جاؤں تو وہ تسلی دینے والا تمہارے پاس نہ آئے گا، لیکن اگر میں جاؤں تو اُسے تمہارے پاس بھیج دوں گا۔ یہ ہمارے لیے بہتر ہے کہ ہمیں رُوح القدس ہمارے اندر دیا گیا ہے، بہ نسبت اُس کے کہ یسوع جسمانی طور پر ہمارے ساتھ رہتا۔ ہمیں رُوح القدس سے وہ مدد ملتی ہے جو اگر یسوع زمین پر رہتا، اُس سے نہ ملتی۔

## 12-8

۔ ”اور جب وہ آئے گا تو دنیا کو گناہ، راستبازی، اور عدالت کے بارے میں قائل کرے گا۔ گناہ کے بارے میں، کیونکہ وہ مجھ پر ایمان نہیں لاتے؛ راستبازی کے بارے میں، کیونکہ میں باپ کے پاس جاتا ہوں اور تم مجھے پھر نہ دیکھو گے؛ اور عدالت کے بارے میں، کیونکہ اِس دنیا کا سردار عدالت پا چکا ہے۔ ابھی بھی میرے پاس تم سے کہنے کو بہت کچھ ہے، مگر تم اب انہیں برداشت نہیں کر سکتے۔

کچھ اِس لیے کہ اُن کا غم مزید سننے کے قابل نہ رکھتا، اور کچھ اِس لیے کہ اُن کی روحانی طفلیت ابھی انہیں وہ عمیق سچائیاں

سکھانے کی اجازت نہ دیتی تھی، جو بچوں کے لیے نہیں بلکہ بالغوں کے لیے غذا ہیں۔ اے وہ لوگو جو دوسروں کو تعلیم دیتے ہو، یسوع کی حکمت کی پیروی کرو۔ لوگوں پر ایک دم زیادہ تعلیم کا بوجھ نہ ڈالو۔ کسی چھوٹے بچے کو وہ سب نہ سکھانے کی کوشش کرو جو ایک تجربہ کار اور پختہ بزرگ جانتا ہے۔ کہو، جیسا تمہارے آقا نے کہا، ”ابھی بہت سی باتیں ہیں جو مجھے تم سے کہنا ہیں، لیکن تم انہیں برداشت نہیں کر سکتے۔“

#### 14-13

۔ ”لیکن جب وہ، یعنی رُوح حق آئے گا، تو تمہیں تمام سچائی میں ہدایت کرے گا، کیونکہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا، بلکہ جو کچھ سنے گا وہی کہے گا، اور اُنندہ کی باتیں تمہیں بتائے گا۔ وہ میری تمجید کرے گا کیونکہ وہ مجھ سے لے کر تمہیں دکھائے گا۔“

یہ رُوح القدس کی یقینی پہچان ہے۔ اگر کوئی رُوح مسیح کی تمجید نہ کرے، تو وہ رُوح القدس نہیں۔ وہ تسلی دینے والا نہیں۔ اگر تُو کوئی ایسی تعلیم سنے جو مسیح کی ذات کی بزرگی، اُس کی ہستی کے جلال، یا اُس کی قربانی کی کاملت اور ناگزیر ہونے کو کم کرے، تو جان لے کہ یہ خُدا کی تعلیم نہیں۔ اُسے فوراً رد کر دے۔ وہ تجھے زہر دے سکتی ہے، پر تجھے تعمیر نہیں کر سکتی۔ ”وہ میری تمجید کرے گا۔“

#### 15-14

۔ ”کیونکہ وہ میری ہی چیزوں میں سے لے کر تمہیں دکھائے گا۔ جو کچھ باپ کا ہے وہ سب مسیح کا ہے۔ ہم اُن باتوں کو مسیح کی ملکیت کے طور پر جانتے ہیں۔ رُوح انہیں ہمیں مسیح کی حیثیت سے پہنچاتا ہے، اور یوں مسیح جلال پاتا ہے اور ہم تسلی پاتے ہیں۔“

#### 19-16

۔ ”تھوڑی دیر ہے کہ تم مجھے نہ دیکھو گے، اور پھر تھوڑی دیر ہے کہ تم مجھے دیکھو گے، کیونکہ میں باپ کے پاس جاتا ہوں۔“

پس اُس کے شاگردوں میں سے بعض نے آپس میں کہا، ”یہ وہ کیا کہتا ہے ہم سے تھوڑی دیر ہے، اور تم مجھے نہ دیکھو گے؟ اور پھر تھوڑی دیر ہے، اور تم مجھے دیکھو گے؟ اور یہ کہ، کیونکہ میں باپ کے پاس جاتا ہوں؟“

”پس وہ کہنے لگے، ”یہ وہ کیا کہتا ہے تھوڑی دیر؟ ہم نہیں جانتے کہ وہ کیا کہتا ہے۔“

—یسوع جانتا تھا کہ وہ اُس سے پوچھنے کے خواہاں ہیں اور یہ بہت ہی شیریں بات ہے۔ بعض اوقات ہم دعا کرنے سے گھبراتے ہیں۔ بعض وقت ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے ہم دعا کے لیے اپنے آپ کو آمادہ نہیں کر سکتے۔ لیکن یہی بہت تسلی بخش ہے۔ ”یسوع جانتا تھا کہ وہ اُس سے پوچھنے کے خواہاں ہیں۔ دعا کی اصل تو اُس خواہش میں موجود ہے جو دعا کرنے کے لیے دل میں ہو۔ ایک ایسی درخواست جو دل میں چھپی ہو، اور زبان پر نہ بھی آئے، یسوع اُسے پڑھ لیتا ہے۔“

#### 20-19

۔ ”اور اُس نے اُن سے کہا، کیا تم آپس میں میری اس بات کے بارے میں پوچھ گچھ کرتے ہو، کہ تھوڑی دیر ہے، اور تم مجھے نہ دیکھو گے، اور پھر تھوڑی دیر ہے، اور تم مجھے دیکھو گے؟

حق، حق، میں تم سے کہتا ہوں کہ تم روؤ گے اور نوحہ کرو گے، مگر دنیا خوش ہوگی؛ اور تم غمگین ہو گے، لیکن تمہارا غم خوشی میں بدل جائے گا۔

تمہارا غم فقط مٹایا نہ جائے گا، بلکہ بدل دیا جائے گا۔

جس طرح کسی قدیم کیمیاگر کا گمان تھا کہ وہ عام دھات کو سونا بنا سکتا ہے، اُسی طرح آسمانی حکمت کے وسیلہ سے، مسیح اپنے لوگوں کے غم کو، نہ فقط اس موقع پر، بلکہ کئی بار، خوشی میں بدل دیتا ہے۔“

#### 24-21

۔ ”عورت جب جننے والی ہوتی ہے تو اُسے غم ہوتا ہے، کیونکہ اُس کی گھڑی آ پہنچی ہے؛ لیکن جب بچہ جن لیتی ہے تو اُس مصیبت کو پھر یاد نہیں کرتی، اس خوشی کے باعث کہ دنیا میں ایک آدمی پیدا ہوا۔

تم بھی اب غم رکھتے ہو؛ لیکن میں تمہیں پھر دیکھوں گا، اور تمہارے دل خوش ہوں گے، اور تمہاری خوشی کوئی تم سے چھین نہ سکے گا۔“

اور اُس دن تم مجھ سے کچھ نہ پوچھو گے۔ حق، حق، میں تم سے کہتا ہوں کہ جو کچھ بھی تم باپ سے میرے نام میں مانگو گے، وہ تمہیں دے گا۔  
 ”اب تک تم نے میرے نام سے کچھ نہیں مانگا؛ مانگو، تو تم پاؤ گے، تاکہ تمہاری خوشی پوری ہو۔“

انہوں نے بہت تھوڑا مانگا، گویا کچھ بھی نہیں؛ وہ ابھی تک اُس کا نام لے کر مانگنے کا ہنر نہ سیکھے تھے—اور آج بھی بہت سے مسیحی اُس راز کو نہیں سمجھ پائے۔  
 ”اکثر وہ یوں دعا کرتے ہیں، اور بجا طور پر کہتے ہیں، ”یسوع مسیح کی خاطر۔ یہ نیک بات ہے، لیکن اُس کے نام سے مانگنا اِس سے بھی بہتر ہے۔“

فرض کرو کوئی شخص میرے دروازے پر آتا ہے اور کہتا ہے، ”کسی تمہارے دوست کی خاطر میری مدد کرو۔“ یہ قابل قبول ہے۔  
 مگر اگر وہ کہے، ”میں تمہارے اُس دوست کی طرف سے آیا ہوں، اور اُس نے کہا کہ اُس کا نام لے کر مانگوں، اور جو کچھ تم ”میرے لیے کرو، اُس کے کھاتے میں شمار کرنا تو دیکھو، یہ اور بھی مؤثر دلیل ہے۔“  
 مبارک ہیں وہ لوگ جو دعا میں یسوع کے نام، اختیار، استحقاق اور حقوق کو بطور حجت استعمال کرنا جانتے ہیں۔

## 24

”مانگو، تو تم پاؤ گے، تاکہ تمہاری خوشی پوری ہو۔ تمہارے پاس کچھ خوشی ہے، لیکن اِس میں زیادتی کی گنجائش ہے۔ اے بھائیو، کیا تمہاری خوشی کبھی پوری ہوئی ہے؟ پوری؟ کیا تم اور زیادہ خوش نہیں ہو سکتے؟  
 آہ! بعض اوقات ہم میں سے کچھ پر ایسے لمحے آئے ہیں جب ہم خوشی میں لبریز تھے۔ ہم نے مانگا، اور ہمیں ملا، اور ہم اتنے شادمان ہوئے کہ جیسے برکت کی مستی میں گم ہو گئے۔ ایسا محسوس ہوا گویا خدا نے دعا سن لی، اور اُس نے ہماری جان کو بے پایاں خوشی سے بھر دیا تاکہ تمہاری خوشی پوری ہو۔“

## 25

”میں نے تم سے یہ باتیں تمثیلوں میں کہیں ہیں۔ یعنی مختصر اور تمثیلی فقرہ میں۔“

## 27-25

”لیکن وہ وقت آتا ہے کہ میں تم سے پھر تمثیلوں میں نہ کہوں گا، بلکہ صاف صاف باپ کی بابت تمہیں بتاؤں گا۔ اُس دن تم میرے نام سے مانگو گے، اور میں تم سے یہ نہیں کہوں گا کہ میں باپ سے تمہارے لیے دعا کروں گا۔“ کیونکہ باپ آپ تم سے محبت رکھتا ہے، اِس لیے کہ تم نے مجھ سے محبت رکھی، اور یقین کیا کہ میں خدا سے نکلا ہوں۔

—یہ خدا کا نہایت بیش قیمت سچ ہے  
 اگرچہ یسوع باپ سے ہمارے لیے دعا کرتا ہے، لیکن ہمیں یوں نہ سمجھنا چاہیے کہ گویا اُس کی دعا کے باعث باپ ہم سے محبت کرتا ہے۔

—نہیں

نہ صرف یسوع کی دعا باپ کی محبت کا سبب نہیں، بلکہ حتیٰ کہ اُس کی موت بھی باپ کی محبت کا باعث نہیں ہے۔

...اکثر ہم یہ آیت دہراتے ہیں  
 یہ اِس لیے نہ تھا کہ باپ کی محبت  
 اپنے لوگوں کی طرف بھڑک اُٹھے  
 کہ یسوع، عالم بالا سے  
 رحمت بھری خدمت کو آیا۔  
 یہ اُس کے دکھ نہ تھے، جو اُس نے سہے  
 نہ وہ رنج و آلام جو اُس نے جھیلے

جنہوں نے خُدا کی ابدی محبت کو حاصل کیا  
”کیونکہ خُدا تو ازل سے محبت ہی ہے۔“

— یہ باپ کی محبت کی تشریح اور اُس کا اظہار ہے  
اور اگرچہ مسیح کی دعا بہت برکت رساں ہے  
لیکن وہ دعا باپ کو ہم سے محبت کرنے پر آمادہ نہیں کرتی  
نہ ہی اُسے ہماری دعائیں قبول کرنے پر مجبور کرتی ہے۔  
”کیونکہ باپ آپ ہی تم سے محبت رکھتا ہے۔“

مسیح کی یہ مبارک فروتنی پر غور کرو  
کہ وہ اپنے لوگوں کی خوبیاں ذکر کرتا ہے۔  
— وہ اُن لوگوں سے کہتا ہے جو اُس کے ساتھ رہے تھے  
حالانکہ انہوں نے اُسے بہت زیادہ محبت سے نہ چاہا  
اور یقیناً اُن کا ایمان بھی کمزور تھا  
”حتیٰ کہ اُسے بار بار کہنا پڑا، ”تمہارا ایمان کہاں ہے؟“  
پھر بھی وہ فرماتا ہے  
”باپ آپ ہی تم سے محبت رکھتا ہے“  
کیونکہ تم نے مجھ سے محبت رکھی  
اور یقین کیا کہ میں خُدا سے نکلا ہوں۔“

### 31-28

۔۔ ”میں باپ سے نکلا  
اور دُنیا میں آیا ہوں؛  
”پھر دُنیا کو چھوڑ کر باپ کے پاس جاتا ہوں۔  
اُس کے شاگردوں نے اُس سے کہا  
”دیکھ، اب تُو صاف صاف کہتا ہے“  
اور کوئی تمثیل نہیں بولتا۔  
اب ہم یقین سے جان گئے کہ تُو سب کچھ جانتا ہے  
اور کسی کو تجھ سے پوچھنے کی ضرورت نہیں؛  
”اسی سے ہم ایمان لائے کہ تُو خُدا سے نکلا ہے۔“

یسوع نے اُن سے جواب دیا  
”کیا اب تم ایمان لائے ہو؟“  
کیا تم اس وقت ایمان سے بھرے ہو؟  
اپنے آپ پر بھروسا نہ رکھو۔  
اپنے ایمان کی قوت پر فخر نہ کرو۔

### 32

۔۔ ”دیکھو، وہ گھڑی آتی ہے  
بلکہ اُپہنچی ہے  
کہ تم سب پر اگندہ ہو جاؤ گے  
ہر ایک اپنی راہ کو  
— اور مجھے اکیلا چھوڑ دو گے  
تو بھی میں اکیلا نہیں ہوں  
”کیونکہ باپ میرے ساتھ ہے۔“

اے تم جو آج شب ایمان کا دعویٰ کرتے ہو  
ہوشیار رہو  
کہیں ایسا نہ ہو کہ کل تم بے ایمانی اور خوف میں پر اگندہ ہو جاؤ۔

، جو ایمان ہمارے پاس ہے  
، وہ خُدا ہی کی بخشش ہے  
، اور اگر وہ ہم میں باقی رہے  
تو صرف اس لیے کہ خُدا اُسے قائم رکھتا ہے۔  
ہم میں کوئی ایسا نہیں جس کے پاس  
ایمان کا کچھ ذخیرہ ہو۔  
، شاید وہی گھڑی  
یہی لمحہ اپہنچا ہے  
، جو ہمیں آزمائے  
، اور ہم سے پوچھے  
”کیا تمہارے پاس ایمان ہے؟“

### 33

۔ ”یہ باتیں میں نے تم سے کہیں  
تاکہ تمہیں مجھ میں سلامتی حاصل ہو۔  
، دُنیا میں تمہیں مصیبت ہوگی  
لیکن خاطر جمع رکھو؛  
”میں نے دُنیا پر غالب پایا ہے۔“

— یہ ہر ایک کے لیے ایک مبارک بشارت ہے  
! دلیر ہو جاؤ  
کیونکہ ہمارا مالک فتحمند ہے۔